طارق حبیب

تعلیمی اداروں میں قادیانی سازشیں

نصاب میں تبدیلی کے لیے فنڈز کی پیشکش

قادیانیوں کو ختم نبوت کے انکار پر پاکستان میں طویل عرصہ قبل سخت جدوجہد کے بعد کافر قرار دیا جاچکا ہے۔ یہ لوگ اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لیے ہمیشہ سازشوں میں مصروف رہتے ہیں اور ٹھوس منصوبہ بندی کے تحت پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کرنے کا کام کررہے ہیں۔ ماضی میں قادیانیوں کو کافر قرار دیئے جانے کے باوجود ان کی سازشوں کے خاتمے کے لیے کبھی ان سے سختی سے نہیں نمٹا گیا جس کی وجہ سے ان کی ہمت بڑھتی رہی اور انھوں نے کھلم کھلا کام شروع کردیا۔ بعد ازاں موجودہ حکومت کے برسراقتدار آنے کے بعد قادیانیوں کے وارے نیارے ہوگئے اور جو کام وہ صدیوں میں نہیں کرسکتے تھے، وہ اس حکومت نے چند سالوں میں کردیا۔ موجودہ حکومت کی جانب سے ملنے والی چھوٹ کے نتیجے میں قادیانی لابی کو اپنی سازشوں کے جال بُننے کے لیے آزادی مل گئی۔

قادیانی لابی نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت پاکستان کے حساس شعبوں، اداروں اور تحقیقاتی اداروں تک رسائی حاصل کی اور ان اداروں میں بہت سے اہم عہدوں پر قابض ہوچکے ہیں۔ باخبر ذرائع نے ایک اہم سائنسدان کے متعلق قادیانی فرقے سے تعلق رکھنے کا انکشاف کیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ حکومت غیر ملکی اشارے پر اس سائنسدان کو اوپر لے کر آئی ہے جبکہ کئی محبِ وطن سائنسدانوں کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑ رہی ہیں جبکہ درجنوں کو غائب کردیا گیا ہے۔ جن کے اہل خانہ آج بھی اسلام آباد میں اپنے پیاروں کی تلاش میں مظاہرے کرتے نظر آتے ہیں۔ اس سائنسدان کے منظر عام پر آنے کے بعد قادیانی افراد نے تحقیقاتی اداروں کو اپنا ہدف بنالیا ہے۔ قادیانی لابی اپنا اثر ورسوخ استعمال کرکے اپنے طلباء کو تحقیق کے شعبے میں داخل کررہی ہے۔ جہاں یہ افراد اپنی شناخت کو چھپاتے ہوئے تحقیق کا کام مکمل کرنے کے بعد حساس اداروں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز کرادیئے جاتے ہیں۔

موجودہ حکمرانوں نے تعلیم کی ترقی کے نام پر جس تیزی سے اور جو اقدامات کیے، انھوں نے اہل ایمان کو ہلا کر رکھ دیا، جبکہ قادیانی لابی کو سازشیں کرنے کے لیے میدان کھلا مل گیا۔ آغا خان بورڈ کا قیام، نصاب میں تبدیلی، مخلوط تعلیمی اداروں میں فحاشی کی تقویت، میٹرک کے طلباء کے پرچوں میں جنسی اور شراب کے استعمال سے متعلق سوالات، نصاب سے قرآنی آیات کا اخراج، جہادی مواد کا اخراج اور مدارس کے تعلیمی نظام پر تنقید اور اس میں تبدیلی کے لیے کوششیں موجودہ حکمرانوں کے ''کارنامے'' ہیں۔ ان کارناموں سے قادیانیوں کو اپنی منزل قریب آتی ہوئی محسوس ہورہی ہے، جس کی وجہ سے اب پاکستان میں قادیانی سازشوں میں براہِ راست ان کے سربراہ مرزا مسرور نے بھی مداخلت شروع

کردی۔قادیانی لابی کواندازہ ہو چکا تھا کہ موجودہ پاکستانی حکومت نے اپنے دور کے آغاز سے ہی نصاب میں تبدیلی غیر ملکی اشاروں پر کی اور بدلے میں اربوں ڈالرز حاصل کیے۔آغا خان بورڈ کے قیام کے بدلے نہ صرف آغا خان برادری سے فنڈ کے نام پر بھاری رقم حاصل کی بلکہ اس میں امریکی دلچسپی کے باعث بین الاقوامی اداروں سے بھی کروڑوں ڈالر لیے اور بدلے میں روشن خیال حکمرانوں نے نصاب سے جہادی آیات،حضرت عمر فاروقؓ،حضرت فاطمہؓ سمیت دیگر صحابہ کرامؓ کے اسباق ختم کردیئے۔حکومت کی جانب سے ''نصابِ تعلیم برائے فروخت'' کا جوسلسلہ شروع ہوا اس کی خریداری میں گستاخ رسول بھی شامل ہوگئے اور ڈالرز کی ہوس رکھنے والے ان حکمرانوں سے رابطے میں آگئے۔وفاقی وزیر تعلیم کے اہم ذرائع کے مطابق وزارت تعلیم سے تعلق رکھنے والی حکومتی اہم شخصیت نے گزشتہ سال کے آخر میں غیر ملکی دورہ کیا تھا۔اس دورے کے دوران قادیانیوں نے ایک بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیم کے ذریعے مذکورہ شخصیت سے رابطہ کیا اور قادیانیوں کے لٹریچر کے کچھ حصے نصاب تعلیم میں شامل کرنے کے بدلے اربوں روپے فنڈز دینے کی پیشکش کی۔ابتدائی طور پر قادیانیوں کوانتظار کرنے کے لیے کہا گیا مگر چند روز بعد ہی قادیانیوں نے اہم حکومتی اتحادی اور لندن میں مقیم لسانی تنظیم کے قائد کے حوالے سے حکومتی شخصیت سے دوبارہ رابطہ کیا۔اس بار رابطہ براہِ راست قادیانیوں کے موجودہ سربراہ مرزا مسرور اور حکومتی شخصیت کے درمیان ہوا تھا۔یہ رابطہ کرانے میں حکومتی اتحادی اور کراچی کی لسانی تنظیم کے لندن میں مقیم قائد نے اہم کردار ادا کیا تھا۔واضح رہے مذکورہ لسانی تنظیم کے قائد نے قادیانیوں کے سابق سربراہ مرزا طاہر کی ہلاکت پر فاتحہ خوانی کا اعلان کیا تھا جس پر پاکستان سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں کی جانب سے شدید ردعمل سامنے آیا تھا۔ذرائع نے مزید بتایا کہ قادیانیوں کے سربراہ کی جانب سے حکومتی شخصیت کو تجویز دی گئی کہ نصاب تعلیم میں قادیانی لٹریچر کے حصے شامل کرنے کے بجائے ابتدائی طور پر قادیانی لٹریچر میں شامل کتب کے چند حوالے شامل کردیئے جائیں اور عوامی ردِعمل دیکھا جائے۔اس کے بدلے میں مرزا مسرور نے فنڈ کے نام پر ۱۳ ارب روپے دینے کی پیشکش کی۔جبکہ کمزور عوامی ردّ عمل کی صورت میں قادیانی لٹریچر کے کچھ حصے نصاب میں تبدیلی کے نام پر باقاعدہ شامل کرنے کی تجویز دی گئی جو وقت کے ساتھ ساتھ سالانہ بنیادوں پر مستقل کیے جانے کی یقین دہانی کرائی گئی۔ذرائع نے بتایا کہ ختم نبوت کا انکار کرنے والے قادیانیوں کی پیشکش پر مذکورہ حکومتی شخصیت نے قادیانیوں کے سربراہ مرزا مسرور کو اس کی تجویز اپنے ''بڑوں'' تک پہنچانے اور زیر بحث لانے کی یقین دہانی کرادی۔ذرائع نے انکشاف کیا کہ وفاقی وزارتِ تعلیم کے اہم ذمہ داران میں اس سلسلے میں بات چیت شروع ہوگئی ہے اور اس حوالے سے آئندہ چند ماہ کے دوران نصاب میں تبدیلیاں ممکن ہیں۔

''فرائیڈے اسپیشل'' کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق اعلیٰ سطح پر اپنی سازشوں کو کامیابی سے ہم کنار ہوتا دیکھ کر اور حکومت کی جانب سے کوئی رکاوٹ نہ ہونے کی وجہ سے قادیانیوں نے تعلیمی اداروں کو ہدف بنالیا ہے۔شہر کے تعلیمی اداروں میں قادیانی افراد کو بھرتی کرانا شروع کردیا گیا ہے۔کراچی کی نجی وسرکاری جامعات میں درجنوں قادیانی افراد

بطور اساتذہ کام کررہے ہیں۔ان اساتذہ نے طلباء کو تعلیم دینے کے بجائے اس مقدس شعبے کی آڑ میں قادیانیت کے ابلاغ کا کام جاری رکھا ہوا ہے اور طلباء کے معصوم ذہنوں کو آلودہ کررہے ہیں۔''فرائیڈے اسپیشل'' کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق جامعہ کراچی میں شعبہ کیمیا کی خاتون استاد قادیانی فرقہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ان کی رہائش گاہ جامعہ کیمپس میں ہے جہاں ان کا شوہر ہفتہ اور اتوار کو باقاعدہ تبلیغی نشستوں کا اہتمام کرتا ہے۔ذرائع کے مطابق جامعہ کراچی کے تین دیگر شعبوں میں ۷ اساتذہ اسی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں جو کراچی کے مختلف علاقوں میں رہائش پذیر ہیں۔تاہم ہفتہ اور اتوار کو ہونے والی نشستوں میں باقاعدگی سے شرکت کرتے ہیں۔ذرائع نے بتایا کہ کیمپس میں نشستوں کا اہتمام سیکورٹی نقطۂ نظر کے تحت کیا جاتا ہے۔ان نشستوں میں طلباء کی شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے مختلف جواز ڈھونڈے جاتے ہیں۔قادیانی افراد کی جانب سے تحقیق کرنے والے طلباء پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور انھیں قادیانی فرقہ کی طرف راغب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ذرائع کے مطابق جامعہ کراچی شعبہ کیمیا میں اس وقت دو طالب علم ریسرچ کررہے ہیں، جن میں سے ایک طالب علم خاتون قادیانی استاد کے شوہر سے رابطے میں ہے اور نشستوں میں باقاعدگی سے شرکت کرتا ہے۔

''فرائیڈے اسپیشل'' کی جانب سے کی جانے والی تحقیقات کے مطابق وفاقی جامعہ اردو میں بھی قادیانی افراد کی سرگرمیوں میں تیزی آگئی ہے۔جامعہ کے اہم ذمہ دار اور شعبہ کیمیا کے ایک استاد بھی قادیانی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اس سلسلے میں ابلاغ کا کام بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔شعبہ کیمیا کے استاد کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اس کا تعلق کنری سے ہے جہاں قادیانی فرقہ کی سرگرمیوں میں شدت آچکی ہے۔ذرائع کے مطابق ان افراد کی جانب سے طلباء میں قادیانی لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے جبکہ طلباء کو داخلہ دینے اور پرچوں میں پاس کرنے کے لیے قادیانی لٹریچر کا مطالعہ کرنے کے لیے بلیک میل کیا جاتا ہے۔

''فرائیڈے اسپیشل'' کی جانب سے کی جانے والی تحقیقات کے مطابق نجی تعلیمی ادارے عثمان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی میں بھی قادیانی لابی کی سرگرمیاں مسلسل جاری ہیں اور ان میں تیزی آگئی ہے جبکہ عثمان انسٹی ٹیوٹ کی انتظامیہ قادیانی افراد کی سرگرمیوں کو نہ صرف نظر انداز کررہی ہے بلکہ نئے قادیانی افراد کو بطور اساتذہ بھرتی کررہی ہے۔ذرائع کے مطابق انسٹی ٹیوٹ کا استاد جو کمپیوٹر سسٹم انجینئرنگ شعبہ سے تعلق رکھتا ہے اور کمپیوٹر سافٹ ویئرز پڑھاتا ہے جبکہ دوسرا استاد بھی اسی شعبہ سے تعلق رکھتا ہے اور طلباء کو اپلائیڈ میتھ پڑھاتا ہے۔ذرائع نے انکشاف کیا کہ ان دونوں افراد کا تعلق قادیانی فرقہ سے ہے اور یہ کھلم کھلا طلباء میں لٹریچر تقسیم کررہے ہیں۔ان افراد کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ انسٹی ٹیوٹ میں یہ افراد گزشتہ کئی سال سے بطور اساتذہ خدمات انجام دینے کے ساتھ ساتھ طلباء میں قادیانیت کے ابلاغ کا بھی کام کررہے ہیں۔ذرائع نے مزید بتایا کہ عثمان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کی انتظامیہ کی جانب سے ان افراد کو کسی قسم کی روک ٹوک نہیں ہے جبکہ حال ہی میں دو مزید افراد کو بھرتی کیا گیا ہے جن کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ان کا تعلق بھی قادیانی فرقہ

سے ہے۔عثمان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے چند طلباء نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ ایک سال قبل بطور اساتذہ کام کرنے والے قادیانی افراد کی جانب سے اپنے فرقے کے لٹریچر کی تقسیم میں تیزی آگئی تھی' جس پر طلباء نے شدید ردّ عمل ظاہر کیا تھا۔چند طلباء نے ان افراد کو لٹریچر کی تقسیم روکنے کے لیے سخت الفاظ میں تنبیہ کی تھی اور اس کی شکایت انتظامیہ کو بھی کردی تھی مگر انتظامیہ نے قادیانی افراد کے خلاف کارروائی کرنے کے بجائے شکایت کرنے والے طلباء کو دھمکی دی تھی کہ اگر انھوں نے کسی استاد کو کسی کام سے روکنے کی کوشش کی تو انھیں متعدد مضامین میں فیل کردیا جائے گا۔مذکورہ طلباء نے بتایا کہ عثمان انسٹی ٹیوٹ چونکہ ایک نجی تعلیمی ادارہ ہے۔اس لیے یہاں طلباء کو پرچے میں فیل ہونے،حاضری کم ہونے سمیت دیگر معاملات میں اگر انتظامیہ الجھادے تو طالب علم کو ہر سمسٹر میں تقریباً ۷ ہزار روپے اضافی ادا کرنے پڑتے ہیں۔اس لیے انتظامیہ اس حربے کو طلباء کو بلیک میل کرنے کے لیے استعمال کرتی ہے۔

اطلاعات کے مطابق جامعہ این ای ڈی،داؤد انجینئرنگ کالج آف ٹیکنالوجی،انٹر وڈگری کالجز سمیت دیگر نجی و سرکاری تعلیمی اداروں میں بھی قادیانی لابی تیزی سے سرگرم ہو چکی ہے اور سلسلے میں باقاعدہ نیٹ ورک قائم ہو چکا ہے۔نیٹ ورک کے تحت جامعات میں کام کرنے والے قادیانی افراد،ٹیکنیکل اداروں میں کام کرنے والے قادیانی افراد، انٹر وڈگری کالجز،نجی تعلیمی اداروں سمیت دیگر میں علیحدہ علیحدہ یونٹس کے طور پر کام کر رہے ہیں جبکہ مرکزی سطح پر تمام یونٹس ایک دوسرے سے رابطے میں ہیں۔

واضح رہے کہ قادیانی سربراہ مرزا مسرور کو حکومتی شخصیات کی جانب سے کرائی گئی یقین دہانی اگر سچ ثابت ہو گئی تو یہ تمام نیٹ ورک منظر عام پر آجائے گا اور اعلانیہ کام شروع کردے گا۔اگر ہم اب بھی ہوش میں نہ آئے اور اصحاب کہف کا کردار ادا کرتے رہے تو ہمارے نصاب تعلیم میں عیسائیت،یہودیت،ہندوازم،قادیانیت سمیت ان تمام مذاہب کا لٹریچر تو ضرور ہوگا جو ڈالرز دے سکتے ہیں مگر دین اسلام سے متعلق مواد نظر نہیں آئے گا۔

(مطبوعہ:ہفت روزہ ''فرائیڈے اسپیشل'' کراچی،۹ تا ۱۵ فروری ۲۰۰۷ء)